613/

3/090
197

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام دریں مسئلہ کے بارے میں

میری شادی کو تقریباً چار سال ہو چکے ہیں اور اب میری
الحمدللہ دو بیٹیاں ہیں جن میں ایک کی عمر ڈھائی سال
ہے اور دوسری بیٹی کی عمر سوا سال ہے اور اس وقت میری
بیوی دوبارہ حاملہ ہوئی ہے لیکن وہ کمزور ہے اور اس کمزوری کی
وجہ سے وہ اپنے حمل کو اسقاط گرانا کرانا چاہتی ہے اور ڈاکٹروں سے
بھی مشورہ کیا ان کا بھی یہ کہنا ہے کہ آپ اپنے حمل کو گروا دو
آیا اب مجھے اس کے متعلق شریعت کیا حکم دیتی ہے
کہ میری بیوی اپنا حمل گرا سکتی ہے کہ نہیں؟

سلیم احمد
K ایریا 33 B گلی نمبر 2 کوارٹر نمبر 111

دار الافتاء

الجواب حامداومصلیا

کمزوری کی وجہ سے اگر ابتداء سے مانع حمل تدابیر اختیار کی جاتیں تو بلا کراہت گنجائش تھی، لیکن اب جبکہ حمل ٹھہر گیا ہے تو صرف کمزوری کی وجہ سے گرانا کراہت سے خالی نہیں۔ حالت حمل میں ہر عورت کو کمزوری ہوتی ہے اسلئے یہ ایسا عذر نہیں جس کی وجہ سے بلا کراہت اسقاط جائز ہو۔ اسلئے اگر اسقاط کیا جائے تو یہ عمل مکروہ ہوگا۔ ہاں اگر حمل کی وجہ سے دودھ خراب ہوجاتا ہو اور بچے کی غذا کیلئے متبادل انتظام نہ ہو تو یہ عذر ہے اس کی وجہ سے حمل میں روح پڑنے سے پہلے اسقاط کی گنجائش ہے۔

فی الشامیة: (3/ 176)

قال فی النهر: بقی هل یباح الإسقاط بعد الحمل؟ نعم یباح ما لم یتخلق منه شیء ولن یکون ذلك إلا بعد مائة وعشرین یوما، وهذا یقتضی أنهم أرادوا بالتخلیق نفخ الروح وإلا فهو غلط لأن التخلیق یتحقق بالمشاهدة قبل هذه المدة كذا فی الفتح، وإطلاقهم یفید عدم توقف جواز إسقاطها قبل المدة المذكورة على إذن الزوج. وفی كراهة الخانیة: ولا أقول بالحل إذ المحرم لو كسر بیض الصید ضمنه لأنه أصل الصید فلما كان یؤاخذ بالجزاء فلا أقل من أن یلحقها إثم هنا إذا سقط بغیر عذرها اهـ قال ابن وهبان: ومن الأعذار أن ینقطع لبنها بعد ظهور الحمل ولیس لأبی الصبی ما یستأجر به الظئر ویخاف هلاكه. ونقل عن الذخیرة لو أرادت الإلقاء قبل مضی زمن ینفخ فیه الروح هل یباح لها ذلك أم لا؟ اختلفوا فیه، وكان الفقیه علی بن موسى یقول: إنه یكره، فإن الماء بعدما وقع فی الرحم مآله الحیاة فیكون له حكم الحیاة كما فی بیضة صید الحرم، ونحوه فی الظهیریة قال ابن وهبان: فإباحة الإسقاط محمولة على حالة العذر، أو أنها لا تأثم إثم القتل اهـ. وبما فی الذخیرة تبین أنهم ما أرادوا بالتحقیق إلا نفخ الروح، وأن قاضی خان مسبوق بما مر من التفقه، والله تعالى الموفق اهـ كلام النهر ح. والله اعلم بالصواب

(سید حسین احمد)

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۳/جمادی الثانیہ ۱۴۳۴ھ

۴/مئی ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح

محمود اشرف غفر اللہ

۲۳/۶/۱۴۳۴ھ

دارالافتاء

مفتی